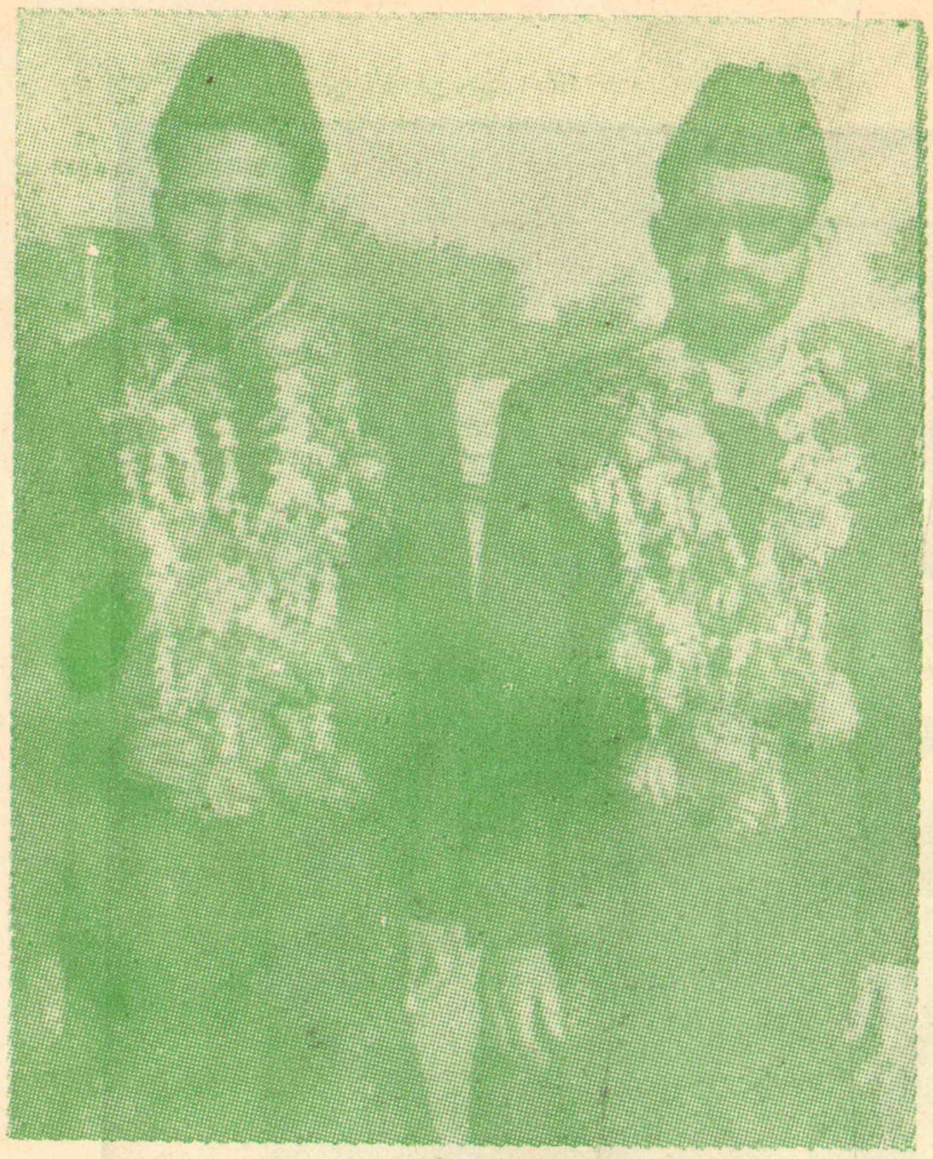

مکرم مولوی منصور احمد صاحب عمر اور مکرم
مولوی حیدر علی صاحب ظفر ۲۱ جنوری کو مغربی
جرمنی کے لئے روانہ ہوئے ۔ آپ دونوں نے شاھد
کرنے کے بعد اسلام آباد میں جرمن زبان سیکھی

Maulvi Mansur Ahmad Umar and Maulvi Haider Ali Zafar left for West Germany on the 21st of January. Before leaving for abroad they studied the German language at Islamabad after obtaining the Degree of Shahid from the Jamia Ahmadiyya, Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

شہادت ۱۳۵۳ ہش

اپریل ۱۹۷۴ء

ایڈیٹر :

نسیم سیفی

مبلغ اسلام مکرم مولانا محمد اسمعیل صاحب منیر
۹ فروری ۱۹۷۴ کو ربوہ سے سیرالیون کے لئے روانہ
ہوئے ۔ اس تصویر میں آپ ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر
احباب کے ساتھ کھڑے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

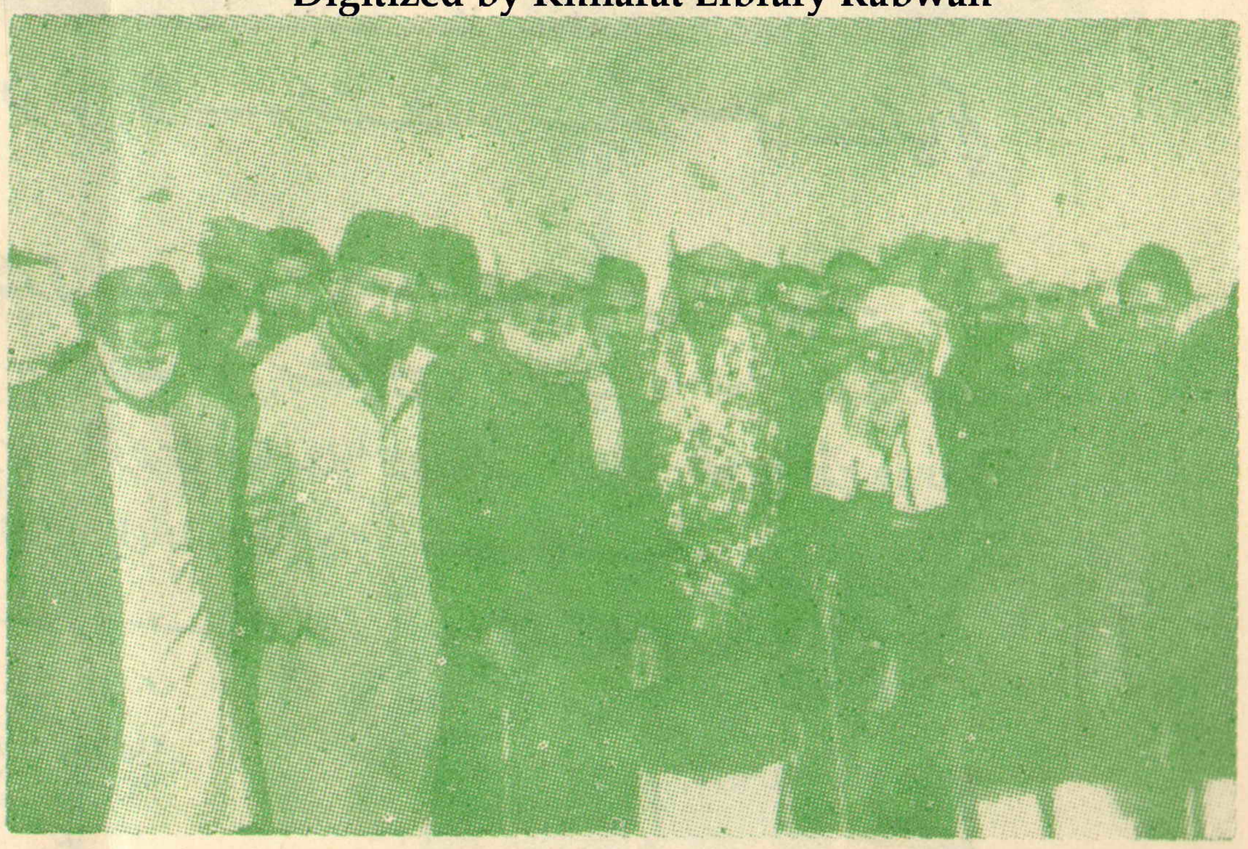

Maulana Mohammad Ismail Munir left for Sierra Lyone on the 9th of February, 1974. The group photograph shows him at the Rabwah Railway Station with friends who went there to see him off. He broke his journey for a few days in Nigeria and Ghana and reached his destination on the 19th of February.

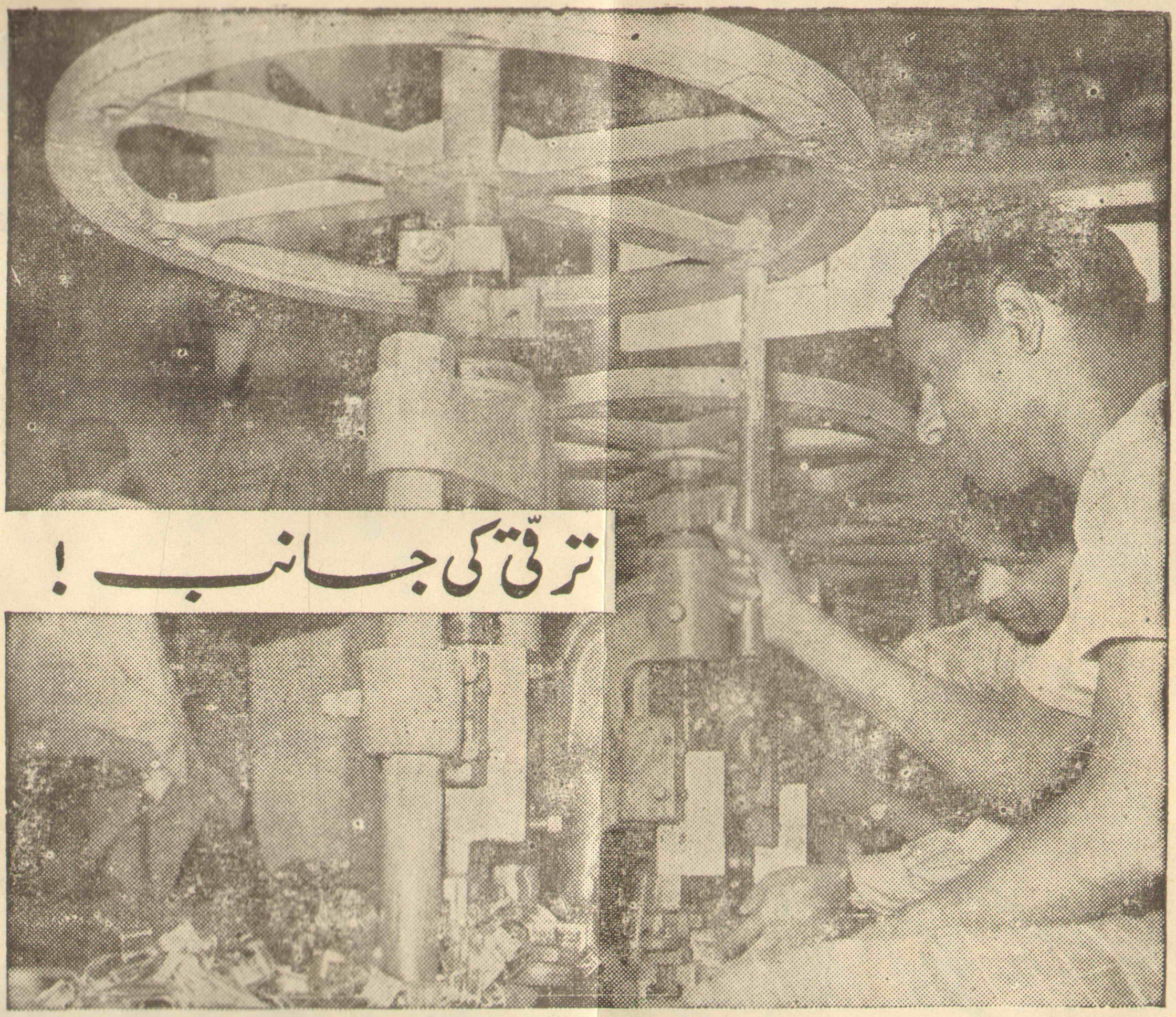

چند اوزار، ایک دو مشینیں اور توانا ہاتھ —— محنت اور چابکدستی سے کیا کچھ نہیں بنا لیتے۔

یو بی ایل چھوٹی صنعتوں کے لئے بینکاری کی جدید ترین خدمات پیش کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک بھر میں ۶۰۰ سے زائد شاخیں - بیرونی شاخیں لندن، ایسٹ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، مانچسٹر، بحرین (باب البحرین روڈ)، بحرین (مناما)، العین، ابوظہبی، دوبئی، شارجہ، ڈیرہ، دوہا، اجمان، ام القوین، راس الخیمہ اور دمام۔ پاکستان میں ذیلی ادارہ یونین بینک لمیٹڈ۔

یونائیٹڈ بینک لے۔ جی۔ زیورچ اور یونائیٹڈ بینک لبنان اینڈ پاکستان ایس۔ اے۔ ایل۔

یو بی ایل کے لئے سبھی کرم فرما اہم ہیں۔

راہِ ترقی میں پیش پیش

ایک بین الاقوامی بینک

یو بی ایل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

شہادت ۱۳۵۳ھ ش

(اپریل ۱۹۷۴ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ——— ۲ روپے

فی پرچہ ——— ۲۰ پیسے

ترتیب

- دوسری صدی کا استقبال (اداریہ) ص ۲
- قرآن مجید اور نجات ۴
- ایک شعر ۵
- جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالے امریکی وفد کے تأثرات۔ ۶
- ہمارا طبّیہ کالج ۱۳
- فجی سے ایک خط ۱۶
- تہی دست (نظم) ۱۸
- نشانِ آسمانی (نظم) ۱۹
- حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر تحریفِ قرآن کے بہتان کی تردید۔ ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۶۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۰ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۵۳ھ ش

(اپریل ۱۹۷۴ء)

ادارہ

دوسری صدی کا استقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم تو لاشے ہی سہی لیکن ہماری پُشت پر
وہ یگانہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہے کُن فکاں

چل پڑا ہے اور چلتا جائے گا یہ قافلہ
راہ میں گو فتنہ و شورش کے ہوں کوہِ گراں

جاں نثارانِ محمدؐ اب کفن بردوش ہیں
بن گئی ہے موت ہی اب زندگی کی پاسباں

ہیں اُجاگر بوذر و سلمانؓ کے نقشِ قدم
ہم نے دُہرائی ہے دَورِ اوّلیں کی داستاں

کر رہے ہیں آبیاری گلشنِ اسلام کی
نشأۃِ نَو کی ہمارے دَم سے ہے کشتی رواں

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ ہم آئے پسند
ہم بنے ہیں جسم، دینِ مصطفیٰ ہے اپنی جاں

"ناصرِ دیں" ہے نسیم اب قُربِ منزل کی دلیل
ہے اجاگر حمد سے ہر فرد کا عزمِ جواں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی دوسری صدی کے استقبال کی تیاری کرنے اور آج سے قریباً پندرہ سال بعد اس تیاری کو تکمیل تک پہنچانے کا جشن منانے کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ کی اپیل کی تھی اور اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ رقم پانچ کروڑ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نہ صرف اڑھائی کروڑ کا انتظام فرما دیا اور حضور کی خواہش کے مطابق اسے پانچ کروڑ بنا دیا بلکہ اس خواہش سے

بڑھ کر اپنا فضل فرمایا اور مجلسِ مشاورت تک اس رقم کو ساڑھے نو کروڑ روپے سے بھی زائد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اِس فضل کے لئے جماعت اس کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مَیں تو بیج بونے آیا ہوں اور وہ بیج میرے ہاتھوں سے بویا گیا ہے اب یہ بڑھے گا اور پھلے گا اور پھُولے گا اور کوئی نہیں جو اس کی نشوونما کو روک سکے اور اِس میں کیا شک ہے کہ وہ بیج بڑھا ہے، پھلا ہے اور پھُولا ہے اور کوئی اس کی نشوونما کو روک نہیں سکا۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیئے کہ کون و مکاں کے تمام عناصر اس کی نشوونما پر مامور ہو گئے اور اب ناسمجھ لوگوں کو یہ شکوہ ہے کہ حکومتیں بھی احمدیہ جماعت کی سرپرستی کرتی ہیں۔ ایک معاندِ سلسلہ صحافی نے لکھا ہے "ہماری ہر حکومت ان سے اغماض کرنے پر مجبور رہے بلکہ بعض مسائل میں اسے ان کی دلجوئی کرنی پڑتی ہے"۔ اِسی صحافی نے اپنے مُلّاؤں کے متعلق لکھا ہے "کاش اِس ملک کا مُلّا غیرت مند ہوتا افسوس اس کی حرارتِ دینی کا شعلہ سرد ہو چکا۔ سرکار کے خوف سے زبانوں پر لُونی لگ گئی اور اوقاف کی چاکری نے اس کے ایمان کو شل کر دیا ہے۔ ان مساجد کے مُلّاؤں نے عبادت گاہوں کو فیکٹریاں بنا کر اس میں ایک کمپرے کی حیثیت سے ملازمت کر لی ہے"۔ اِسی صحافی کے پرچے میں ایک خط چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ "اتنی بات ضرور کہوں گا کہ میرزائی مسلمانوں کی نسبت زیادہ فعّال اور مصروفِ عمل ہیں"۔

یہ ساری باتیں اِس بات کی مُنہ بولتی دلیل ہیں کہ قادیان کے چھوٹے سے گاؤں میں جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا بیج بویا گیا تھا اور جس کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ اب یہ بڑھے گا پھولے گا اور پھلے گا اور کوئی نہیں جو اس کی نشوونما کو روک سکے۔ وہ بات حرف بحرف صدق نکلی۔

اِس بات کو کہے اب پچاسی ۸۵ سال ہوتے ہیں۔ مزید پندرہ سال کے بعد ایک سَو سال ہو جائیں گے اور دوسری صدی شروع ہو جائے گی۔ احمدیہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت خدمتِ دین کی توفیق دی ہے اور اس نے اپنے فضل ہی سے اس کی کوششوں کو نوازا ہے اور کامیابیاں عطا فرمائی ہیں۔

دوسری صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہے۔ جماعت اسی غلبہ کی تیاری کے لئے جان، مال اور عزّت کی بازی لگائے بیٹھی ہے۔ ہمارا مقصدِ حیات یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دُنیا پہچانے اور حضورؐ کے پیغام پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبّت کو حاصل کرے۔ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آج تک مصروفِ عمل رہے ہیں اور اِسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آئندہ اپنی تمام کوششوں کو وقف رکھیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

اے خدا تُو ہمیں توفیق دے۔ آمین

قرآن مجید اور نجات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اِس جہان میں آثارِ نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوسِ ناقصہ کو بمرتبۂ تکمیل پہنچاتی ہے اور شکوک اور شُبہات سے خلاصی بخشتی ہے ظاہری طریق سے اس طرح پر کہ بیان اس کا ایسا جامع دقائق و حقائق ہے کہ جس قدر دُنیا میں ایسے شبہات پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں جن میں مُبتلا ہو کر صدہا جھوٹے فرقے پھیل رہے ہیں اور صدہا طرح کے خیالاتِ باطلہ گمراہ لوگوں کے زمانے کے لئے درکار ہے وہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہی ہے اور تمام امراضِ نفسانی کا علاج اس میں مندرج ہے اور تمام معارفِ حقّہ کا بیان اس میں بھرا ہوا ہے اور کوئی دقیقہ علمِ الٰہی نہیں جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے اور اس سے باہر رہ گیا ہو اور باطنی طریق سے اِس طور پر کہ اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرتِ اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوارِ قبولیّت اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عنایاتِ الٰہیہ اِس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ جب وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

قرآن مجید

جمال و حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت سے
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ایک شعر

خدا چوں بہ بندد دو چشم کسے
نہ بیند وگر مہر تابد بسے

ترجمہ:۔ خدا جب کسی کی دونوں آنکھیں بند کر دیتا ہے تو اُسے کچھ نظر نہیں آتا خواہ سُورج کتنا ہی چمکتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اِس شعر میں ایک ایسے رُوحانی اور نفسیاتی نکتے کا ذکر فرمایا ہے کہ اگر اسے خوب سمجھ لیا جائے تو سچائی کو پہچان لینا اور اُسے مان لینا کچھ بھی مشکل نہ رہے۔ اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اگر انسان آنکھوں کو بند کر لے تو اسے کچھ بھی نظر نہیں آسکتا یا بالفاظِ دیگر اگر چیزوں کو دیکھنا اور ان کی ماہیت کو سمجھنا ہے تو آنکھوں کو کھول کر رکھنا چاہیئے۔ بظاہر تو یہ جسمانی آنکھوں کا ذکر لگتا ہے لیکن رُوحانیت کی دُنیا میں بھی یہ مثال ویسی ہی صادق آتی ہے جیسی مادی دُنیا میں۔ آنکھوں کو کھُلا رکھنے سے دراصل مُراد یہ ہوتی ہے کہ انسان بات کو سُننے اور سمجھنے کے لئے تیار ہو۔ اگر سُننے اور سمجھنے کے لئے تیار ہی نہ ہو تو وہ بات کو قبول کیسے کرے گا۔

ایک اَور رنگ میں قرآن کریم نے آغاز ہی میں یہ بات بیان فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ قرآن کریم ہے تو ہدایت دینے والی کتاب لیکن ہدایت ان لوگوں کو دیتی ہے جو متّقی ہوں یعنی جو واقعی اچھی باتوں کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اگر انسان مَیں نہ مانوں مَیں نہ مانوں کی رٹ لگاوے تو پھر کسی طرح بھی کوئی سچائی اس پر اثر نہیں کر سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم آنکھیں کھُلی رکھیں۔ مادی آنکھیں بھی اور دل کی آنکھیں بھی۔ ان کو بند کر لینے سے تو سُورج کی چمک بھی نظر نہیں آسکتی اور ان کو کھُلا رکھنے سے ہر روشنی ——— یعنی سچائی ——— واضح ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے قبول کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ہمیشہ آنکھیں کھُلی رکھیں اور ہر سچائی کو قبول کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالے امریکی وفد کے تأثرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرّم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری مبلّغ امریکہ)

ہمارا مقدس جلسہ سالانہ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے عہدِ مبارک میں رکھی سال بسال آپؑ کے الہام یأتیک من کُلّ فجٍّ عمیق ویاتون من کُلّ فجٍّ عمیق کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کرتا چلا آیا ہے لیکن جس رنگ میں اِس الہام کی صداقت گذشتہ سال کے جلسہ سالانہ میں اظہر من الشمس ہوئی ہے وہ اپنے اندر ایک خاص خصوصیّت لئے ہوئے ہے کیونکہ اس سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی چودہ[۱۴] وفود پر مشتمل شمعِ احمدیت کے پروانے شریکِ جلسہ ہوئے اور ان تمام دعاؤں کے وارث بنے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے والوں کے لئے فرمائی ہیں اور خلیفۂ وقت کی ان خصوصی دعاؤں سے بھی مستفیض ہوئے جو حضور نے اس موقع پر فرمائیں۔ اِس طرح وہ خدائی رحمتوں اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھرتے ہوئے اپنے اپنے ملکوں کو واپس لوٹے۔

یُوں تو ہر سال ہی انفرادی رنگ میں بیرونی ممالک سے بعض احباب جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے ہیں لیکن اِس سال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ بیرونی ممالک سے احباب ایک خاص تنظیم کے ماتحت وفود کی شکل میں آئیں چنانچہ امامِ پاک کی ہدایت موصول ہوتے ہی سب مشنوں میں ایک حرکت پیدا ہو گئی اور اپنے اپنے وفود بھجوانے کی فکر میں لگ گئے۔ چنانچہ ان خوش نصیبوں میں سے ایک وفد امریکہ کا بھی تھا جن کو جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر خدائی رحمتوں اور برکتوں سے وافر حصّہ لینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ وفد سات مخلصین پر مشتمل تھا جن کے نام یہ ہیں:-

۱۔ برادر رشید احمد (امریکی) نیشنل امیر جماعت احمدیہ امریکہ۔

۲۔ الحاج عبدالرحیم ظفر (ان کا نام اب حضور نے مظفر احمد رکھ دیا ہے) امیر جماعت ڈیٹن

۳۔ برادر حسن حکیم امیر جماعت واکی گن

۴۔ الحاج عبدالرقیب والی۔ امیر جماعت بوسٹن

۵۔ برادر فضلِ عمر۔ واکی گن
۶۔ برادر عبدالکریم۔ بوسٹن
۷۔ الحاج عابد حنیف۔ "

ان کے علاوہ ہمارے ایک پاکستانی دوست سیّد شریف احمد صاحب بھی بمع فیملی شریکِ جلسہ ہوئے۔

جب حضور کا ارشاد اِس بارے میں امریکہ مشن کو ملا اس سے قبل ہی الحاج عبدالرحیم ظفر جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تیار بیٹھے تھے اور سیٹ وغیرہ بُک کرالی تھی مگر جب مکرم امام شریف احمد صاحب باجوہ مبلّغ انچارج امریکہ نے حضور کے تازہ ارشاد سے جماعتوں کو آگاہ کیا تو یکدم بجلی کی ایک لہر کی طرح بہت سے احباب کے ذہن میں یہ تحریک پیدا ہوگئی کہ وہ بھی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے شریکِ جلسہ ہوں چنانچہ ایسے احباب کی تعداد آہستہ آہستہ آٹھ تک پہنچ گئی جن میں سے ایک بہن مبارکہ صادق تھیں جو آخری وقت میں رخصت نہ ملنے کی وجہ سے شریکِ قافلہ نہ ہوسکیں۔ بہرحال سات افراد پر مشتمل یہ قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹ اور ۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء کو نیویارک سے بذریعہ TWA عازمِ پاکستان ہوا اور یہ سب مخلصین امریکہ مشن پر بغیر کسی قسم کا مالی بوجھ بنے اپنے ذاتی خرچ پر اس مقدس اور للّٰہی جلسہ میں شریک ہوئے۔

انہی دنوں جب کہ اِس قافلہ کی روانگی کا وقت تھا عرب ممالک کی طرف سے پٹرول پر پابندی لگا دی گئی اور بین الاقوامی طور پر ایک توانائی بحران پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے نیویارک سے PIA کی فلائیٹس جن میں ان کی سیٹیں بُک تھیں منسوخ ہوگئیں لہٰذا ان کی روانگی میں کافی دِقّت کا سامنا ہوا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا اور دوست خود بھی اِس سفر کے میسّر آجانے کے لئے دعا کر رہے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب روکیں دُور ہوگئیں اور ان کی روانگی بروقت ممکن ہوگئی۔

جب ائرپورٹ پر میں ان کو رخصت کر رہا تھا تو دیکھتا تھا کہ ان کے چہروں پر خوشی اور مسرّت کے جذبات عیاں ہیں اور بار بار کہتے کہ ہم اب اس وقت کے انتظار میں ہیں کہ کب ہمارا جہاز کراچی ائرپورٹ پر اُترتا ہے اور ہم ربوہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

راستے میں جب ان کا جہاز لندن میں تبدیلی کے لئے رُکا تو ائرپورٹ پر ان کی ملاقات مکرم امام شریف احمد صاحب باجوہ سے بھی ہوگئی جو قریباً ایک ماہ سے لندن میں بغرض علاج مقیم تھے اور اب واپس امریکہ تشریف لا رہے تھے۔

بہرحال وہ گئے اور جلسہ سالانہ کے بابرکت ایّام انہوں نے ربوہ میں گذارے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضور کی محبّت، شفقت اور پیار کی یادیں اپنے ذہنوں میں سموئے ہوئے واپس امریکہ آئے۔ جب وہ واپس آئے تو ان میں سے بعض کے تأثرات ہمیں سُننے کا موقع ملا جن کا تذکرہ یہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصود ہے۔

الحاج عبدالرقیب والی جو ہماری بوسٹن (BOSTON) جماعت کے امیر ہیں ان کو دعوت دے کر نیویارک بلایا گیا تاکہ یہاں کی ہفتہ وار میٹنگ میں جو ہر اتوار کو ہوتی ہے احبابِ جماعت کے سامنے اپنے زیارتِ ربوہ کے تأثرات بیان کریں۔ چنانچہ وہ آئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک انہوں نے تقریر کی۔ پہلے ربوہ کی ابتدائی حالت کا انہوں نے نقشہ کھینچا جب کہ وہاں سوائے ایک چٹیل میدان کے کچھ نظر نہیں آتا تھا اور پھر موجودہ حالت کو بیان کیا کہ کس طرح اب اسی چٹیل میدان میں جس میں آج سے پچیس ۲۵ سال قبل گھاس کا ایک پتّہ بھی نظر نہیں آتا تھا اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں تھا ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے اور ایک شہر خدا تعالیٰ کے فضل سے آباد ہو چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے نظاروں کا ذکر کرتے ہوئے بار بار کہتے کہ جو کچھ میں نے وہاں دیکھا اور سُنا اسکو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ جلسہ سالانہ کیا تھا عاشقانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک جمِ غفیر اور فدایانِ احمدیت کا ایک بحرِ بیکراں اور اسلام کی ایک زندہ اور تابندہ تصویر۔

کہنے لگے کہ جلسہ سالانہ کے چند ایّام میں جو انہوں نے ربوہ میں گزارے انہیں اتنی بار السلام علیکم کہنے اور سُننے کا موقع ملا جتنا کہ ان کو ساری زندگی بھر میں میسّر نہیں آیا۔ اخوّت و محبّت کے نظارے جو وہاں نظر آئے ان کی مثال کسی اَور جگہ نہیں مِل سکتی۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی ملاقات کا ذکر کر کے خوشی اور مسرّت سے بار بار اُچھل پڑتے کہ وہ کیا ہی روحانی نظّارہ تھا جب ہم حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور باوجود اس کے کہ حضور کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی حضور نے نہ صرف انہیں شرفِ ملاقات بخشا بلکہ ہر ایک کو کمال شفقت اور محبّت سے گلے لگایا اور ہر ایک کے ذاتی حالات دریافت فرمائے اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ اپنے ایک ساتھی کا ذکر کرنے لگے کہ جب ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ عینکیں پہنے ہوئے تھے انہوں نے اپنی عینکیں اُتار دیں تاکہ حضور کے پُرنور چہرہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

پھر خدام الاحمدیہ کے نام سے بھی بہت متأثر تھے جس رنگ میں کراچی۔ لاہور اور پھر ربوہ میں خدام نے ان کا استقبال کیا۔ جلسہ کے دنوں میں جو بے لوث خدمت کے نظّارے دیکھے ان کا ذکر کیا اور کہا کہ اب تک ہم احمدیت کی اصل رُوح سے بے خبر تھے۔ ربوہ جا کر معلوم ہُوا کہ کس طرح احمدیت کا ہر فرد مرد۔ عورت۔ بوڑھا۔ جوان حتّٰی کہ طفل تک اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہے اور خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اپنی ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتا ہے۔

تقریر کے بعد انہوں نے جلسہ سالانہ کے نظاروں کی جو فلم تیار کی تھی وہ بھی دکھائی جس میں احبابِ جماعت کو اپنے مقدّس اور مطہّر امام کے چہرۂ مبارک

کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی جس سے ان کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور یہ سب کارروائی ان کے ایمان میں زیادتی کا موجب ہوئی۔

نیشنل ایڈوائزری کونسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انچارج مبلغ امام شریف احمد صاحب باجوہ نے مورخہ ۲-۳ فروری بروز ہفتہ، اتوار ڈیٹن اوہائیو (DAYTON OHIO) میں نیشنل ایڈوائزری کونسل کا ایک اجلاس بُلایا جس میں جماعت کے ڈائریکٹرز، امراء جماعت، مبلغین، نیشنل قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ وغیرہ نے شرکت کی۔ اس کونسل کے ایجنڈے میں جماعت ہائے امریکہ کی تبلیغی، تنظیمی اور مالی امور کے علاوہ دو اور اہم امور بھی شامل تھے:۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"۔

۲۔ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے احباب سے ان کے تأثرات کا سُننا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دو یوم کی میٹنگ جس کے تین اجلاس ہوئے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ تنظیم کو مضبوط کرنے تبلیغ اور اشاعتِ لٹریچر کی سکیم کو وسیع سے وسیع تر کرنے۔ چندوں کی باقاعدہ وصولی کی مہم کو تیز تر کرنے کی تجاویز پر نمائندگان نے سیر حاصل بحث کی اور نہایت ہی مفید اور نتیجہ خیز تجاویز پاس کی گئیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان سب تجاویز کو عملی رنگ میں اپنانے کی توفیق بخشے تا اس ملک میں جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی نمایاں کامیابی کے آثار نظر آنے لگیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو جب امام باجوہ صاحب نے حاضرین کے سامنے پیش کیا اور جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد آنے والے احباب کے تأثرات کو انہوں نے سُنا تو اس تحریک کے لئے اس وقت بعض نمائندگان نے وعدہ جات پیش کرنے شروع کر دیئے جن کی مجموعی تعداد قریباً چالیس ہزار ڈالر تک پہنچ گئی یہ صرف چند احباب کے وعدہ جات تھے اب مزید وعدہ جات آ رہے ہیں۔

مکرم امام محمد ابراہیم صاحب مبلغ ویسٹرن ایریا اور الحاج مظفر احمد صاحب امیر جماعت ڈیٹن نے اس کونسل کے انتظامات کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور جملہ نمائندگان کی رہائش اور کھانے کا انتظام ہر لحاظ سے تسلی بخش تھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں اس میٹنگ کے اہم پروگرام میں جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالے برادران سے ان کے تأثرات سُننا بھی شامل تھا چنانچہ تین نے اپنے تأثرات اس موقع پر بیان کئے۔

برادر مظفر احمد صاحب نے (جن کا پہلا نام عبدالرحیم ظفر تھا) اس رنگ میں اظہارِ خیال شروع کیا کہ وہ اپنے آپ کو نہایت ہی خوش قسمت انسان سمجھتے ہیں کہ انہیں جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کا موقع ملا

اور اِس بات کا افسوس ہے کہ اس سے قبل وہ اتنے عرصہ تک کیوں اِس سعادت سے محروم رہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام کی اصل رُوح اور اس کا عملی نمونہ جو انہیں ربوہ میں نظر آیا اس کی مثال دُنیا کے کسی اجتماع میں نہیں ملتی۔ کہنے لگے کہ مَیں نے زندگی میں کہیں نمازوں میں اتنے لوگ روتے نہیں دیکھے جتنے ربوہ کی مساجد میں نظر آئے اور پھر اجتماعی دعاؤں میں تو لوگوں کی چیخیں سنائی دیتی تھیں جو غلبۂ اسلام کے لئے ہو رہی تھیں نہ کہ کسی فانی غرض کے لئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر جب وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی ملاقات اور حضور کی اقتداء میں اپنی نمازوں کا ذکر کرنے لگے تو اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکے اور زار و قطار رونے لگ گئے اتنا روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی کافی دیر تک ان کی حالت ایسی ہی رہی جس کی وجہ سے باقی نمائندگان میں سے بھی اکثر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ سنبھلے تو صرف اتنا کہہ کر بیٹھ گئے کہ بھائیو جو کچھ میں نے ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر دیکھا وہ اسلامی اخوت و محبت کا ایک ایسا مرقع تھا کہ اس کو زبان بیان نہیں کر سکتی۔ اور خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے سے جو میرے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا ہوا ہے اس نے میری حالت ہی بدل دی ہے اور انشاء اللہ اس سال پھر اہلیہ شریک جلسہ ہونے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق عطا فرمائے۔

نیشنل امیر رشید احمد (امریکی) نے اپنے جذبات کا اِس رنگ میں اظہار کیا کہ گو وہ پہلے بھی دو بار ربوہ کی زیارت کر چکے ہیں۔ ایک تو اُس وقت جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے اور ربوہ ابھی ابتدائی منازل میں سے گذر رہا تھا اس وقت انہیں قریباً آٹھ سال کا عرصہ ربوہ میں گزارنے کی توفیق ملی۔ دوسرے دو سال قبل انہیں زیارتِ ربوہ کا شرف حاصل ہوا مگر اب کی بار جو نظارہ ربوہ کا تھا وہ اپنے اندر ایک خاص رُوحانی اثر لئے ہوئے تھا جلسہ سالانہ کے دنوں میں سارا ربوہ ایک بُقعۂ نُور بنا ہوا تھا جس کا ان کی طبیعت پر خاص اثر ہے۔

کہنے لگے کہ ہر سفر میں انسان کو بعض مشکلات کے سامنے کی توقع ہوتی ہے لیکن یہاں تو نظارہ ہی کچھ اَور تھا۔ جونہی انہوں نے کراچی ائرپورٹ پر قدم رکھا خدام اور کارکنان جنہوں نے اپنے سینوں پر جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آنے والوں کی خدمت میں خوش آمدید کے بیج لگا رکھے تھے ان کو ہر قسم کی تکلیف سے بے نیاز کر دیا اور ان کے سب کام خود سنبھال لئے۔ انہیں علم بھی نہیں ہوا کہ ان کے سامان کی کس طرح چیکنگ ہوئی پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کی کارروائی کس طرح انجام پائی۔ بہرحال ان کے لئے کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہوا اور وہ بروقت کراچی سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ لاہور ائرپورٹ پر پھر وہی نظارہ تھا مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور بمع خدام ائرپورٹ پر موجود تھے۔ وہاں سے وہ ربوہ

روانہ ہوئے جہاں پہنچتے ہی ان کی تمام ذہنی اور جسمانی
کوفت دُور ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کمال شفقت اور
محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ حضور نے ان کی
ہر ضرورت کا ذاتی طور پر خیال رکھا۔ سردی سے بچاؤ
کے لئے خاص طور پر انہیں کوٹیاں سلوا کر بھجوائیں۔
زائد کمبل بھی مہیّا فرمائے تاکہ ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو

آپ نے حضور سے اپنی ایک گفتگو کا ذکر بھی کیا
جس میں انہوں نے حضور سے بعض مخصوص قسم کے سوالات
کئے جن کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اِس بارہ میں جو
بھی حکومتِ ملک کا قانون ہو اس پر ہر احمدی کو پابندی
کرنا لازمی ہے اس میں شادی بیاہ بھی شامل ہے۔ اسلام
فساد سے منع فرماتا ہے اور حکومتِ وقت کے کسی
قانون کی خلاف ورزی کرنا فساد پیدا کرتا ہے لہٰذا جس
ملک میں کوئی احمدی ہے اس ملک کے قانون کی اسے
پابندی کرنی چاہیئے۔

آخر میں برادر حسن حکیم صاحب نے اظہارِ خیال کیا
آپ یہاں کے ایک اخبار سن نیوز (SUN NEWS)
کے ایڈیٹر ہیں لہٰذا ایک جرنلسٹ کی حیثیت سے ان کا سفر
باقی دوستوں سے کچھ مختلف نوعیّت کا تھا۔ جانے سے
قبل انہوں نے مجھے بتایا کہ جلسہ سالانہ میں ان کی شرکت
دینی برکات کے حصول کے علاوہ یہ بھی ہے کہ واپس
آکر وہ ایک مضمون اپنے اخبار کے لئے لکھ سکیں۔ انہوں
نے بتایا کہ دورانِ سفر وہ یہی سوچ رہے تھے کہ ان کو
اپنی STORY تیار کرنے کے لئے وہاں سے کیا مواد

ملے گا لیکن جب وہ ربوہ وارد ہوئے تو STORY
کا مضمون لکھنے کا WAS ALREADY THERE
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کے لئے وہاں مواد پہلے ہی موجود تھا۔

آپ نے بتایا کہ دورانِ جلسہ وہ ہر ایک قسم کے
شخص سے ملنے کی کوشش کرتے اور ان سے حالات دریافت
کرتے۔ مؤرّخِ احمدیت مولوی دوست محمد صاحب شاہد
سے بھی ملے اور تاریخِ احمدیت کے بارہ میں ان سے تبادلہ
خیالات کیا۔ لائبریری دیکھی جس نے انہیں بہت ہی متأثر
کیا کیونکہ خلافت لائبریری خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا
بلحاظ عمارت اور کیا بلحاظ مجموعہ کتب امریکہ کی کسی لائبریری
سے کم نہیں۔ اب اس کی مزید توسیع ہو رہی ہے۔

واپس آکر انہوں نے اپنے اخبار میں پورے
صفحہ کا ایک مضمون لکھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ
السّلام کی بعثت کی غرض و غایت، جلسہ سالانہ کی ابتدائی
تاریخ سے لے کر موجودہ جلسہ سالانہ کی تعداد اور
خصوصیات وغیرہ کو بیان کیا۔ نیز اِس مضمون کو حضور
ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو تصاویر اور جلسہ سالانہ کے بعض
مناظر سے بھی مزیّن کیا۔ اِس طرح خدا تعالیٰ نے انہیں
ایک خاصی تعداد تک پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق بخشی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ
اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روحانی اور مطہّر وجود سے
وہ بے حد متأثر ہیں۔ وہ حضور کی تقاریر اور حضور
کی پریس کانفرنس اور احباب سے گفتگو کو ریکارڈ کر کے
لائے ہیں چنانچہ ۳ر فروری کو بعد اختتام میٹنگ
کھانے کے بعد انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی

افتتاحی تقریر احباب کو سُنانی شروع کی۔ ہمارے امریکن احمدی جن کو اُردو کا ایک لفظ نہیں آتا محض حضور کی آواز سُننے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ سُنتے رہے۔ اور حسن حکیم صاحب کا اپنا حال تو یہ تھا کہ جونہی حضور نے تلاوتِ سورۃ فاتحہ شروع فرمائی انہوں نے رونا شروع کر دیا اور دورانِ تقریر روتے ہی رہے۔

پس جن احباب کو امریکہ سے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہو چکا ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ مبارک تحریک فرما کر کہ بیرونی ممالک سے بعض احباب وفود کی شکل میں شریکِ جلسہ ہوا کریں ان پر ایک احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے مقدس اور جان و دل سے عزیز آقا کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اسلام کے غلبہ اور آخری فتح کے لئے جو آپ نے ہمہ گیر توسیعت کا ایک عظیم الشان منصوبہ جماعت کے سامنے پیش فرمایا ہے اس کو غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ہمیں حضور کی رُوحانی قیادت میں اسلام اور احمدیت کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانی اور ایثار کا نمونہ پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وہاں سے یہاں تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہاں وہ دن کہ پنجاب کے ایک مولوی نے کہا تھا کہ مَیں نے ہی مرزا کو اُٹھایا ہے اور میں ہی اسے گرا دوں گا۔ اور کہاں یہ دن کہ معاندینِ سلسلہ کا یہ احساس شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے کہ کسی ایک ملک کے لوگ احمدیت کو شکست نہیں دے سکتے۔ تمام دُنیا کے لوگوں کو مل کر یہ کام کرنا چاہیئے۔ "مسلمان" اور ملحد اور مُشرک سب مِل جائیں تو پھر کام بنے گا۔

لیکن ان تمام لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جھوٹ تو ایک شخص کے دبائے بھی دب سکتا ہے لیکن سچائی کو دبانے کے لئے ساری دُنیا بھی سر جوڑ کر کوشش کرے تو اس کا بال تک بیکا نہیں ہو سکتا۔

احمدیت ایک ایسی ہی سچائی ہے اس کو دبانے کی کوشش کر کے خسارہ کا سودا کرنے کی بجائے اس کو مان کر اور اس کی حمایت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا ہی دانشمندی ہے۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ ۔ آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ سالانہ چندہ ۲/- روپے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

نذیر احمد ساجد

ہمارا طبّیہ کالج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکالتِ تعلیم تحریکِ جدید کے تحت مرکزِ سلسلہ میں طبّیہ کالج جاری ہے جس کا اجراء ۱۹۶۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور منظوری سے عمل میں آیا اور آپ کے بابرکت عہد اور ذاتی توجہ سے یہ کالج دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ یہ کالج گورنمنٹ کا باقاعدہ منظور شدہ ادارہ ہے۔

۱۹۶۸ء تا مئی ۱۹۷۱ء اِس کالج کے پرنسپل کے فرائض محترم سیّد میر داؤد احمد صاحبؓ کے سپرد رہے اور آپ نے اپنے اِس تین سالہ دَور میں کالج کو ایک نمایاں حیثیت بخشی۔ مئی ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک کالج کے پرنسپل کے فرائض چوہدری نذیر احمد ساجد کے سپرد ہیں۔

طریقۂ تعلیم :-

طبّیہ کالج کا نصاب تعلیم اُردو میں ہے اور چار سال کا تعلیمی کورس ہے جو کہ باقاعدہ گورنمنٹ سے منظور شُدہ ہے اور ہر سال گورنمنٹ کا بورڈ ہی امتحان لیتا ہے۔ کالج میں داخلہ کا معیار میٹرک ہے کالج ہذا میں قدیم طبّی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں اور یہ علوم باقاعدہ اُن کے نصاب میں شامل ہیں مثلاً اناٹومی فزیالوجی۔ میٹریا میڈیکا۔ پیتھالوجی۔ سرجری۔ مڈوائفری۔ میڈیکل جورس پروڈنس۔ تشخیص۔ امراضِ متعدیہ۔ امراضِ اطفال۔ امراضِ نسواں وغیرہ۔

طلباء کی تعداد :-

پہلے سال ۱۹۶۸ء میں چار طلباء نے داخلہ لیا۔ ۱۹۶۹ء میں پانچ طلباء داخل ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں ۲۰ طلباء داخل ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں ۲۸ طلباء نے داخلہ لیا۔ ہر سال طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اِس سال ۱۹۷۳ء میں ۴۰ طلباء داخل ہوئے اور کالج میں طلباء کی مجموعی تعداد ۹۰ سے اُوپر ہے۔ اُمّید ہے کہ انشاء اللہ اگلے چند سالوں میں یہ تعداد بڑھ کر سَو سے بھی تجاوز کر جائے گی۔

گورنمنٹ گرانٹ :-

۱۹۷۱ء سے کالج ہذا کو باقاعدہ سنٹرل گورنمنٹ سے گرانٹ ملنا شروع ہوئی۔ ۱۹۷۳ء میں دو ہزار روپے گرانٹ ملی۔ اِس سال امید ہے کہ گرانٹ میں مزید اضافہ ہوگا (انشاء اللہ) اور یہ بڑھ کر دُگنی یا تین گُنا ہو جائے گی۔

مجلسِ مذاکرہ :-

طلباء کی تقریری مشق کے لئے اور

دیگر علمی دلچسپیوں کو بڑھانے کے لئے مجلسِ مذاکرہ قائم ہے جس کے تحت پندرہ روزہ اجلاس ہوتے ہیں۔ مختلف اطبّاء اور ڈاکٹر صاحبان کو طبّی لیکچروں کے لئے دعوت دی جاتی ہے۔ ۱۹۷۳ء میں بیس کے قریب اطبّاء اور ڈاکٹر صاحبان کے لیکچر کروائے گئے جن میں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ (۲) مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میڈیکل مشنری گیمبیا (۳) مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب علی چیف میڈیکل آفیسر چنیوٹ (۴) مکرم ڈاکٹر رشید احمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور (۵) مکرم حکیم آفتاب احمد صاحب قریشی ممبر طبّی بورڈ (۶) مکرم حکیم ملک حفیظ احمد صاحب رجسٹرار طبّی بورڈ کے لیکچر قابلِ ذکر ہیں۔

معائنہ کالج :-

دورانِ سال ۲۱ جون ۱۹۷۳ء کو طبّی بورڈ لاہور سے ایک ٹیم مکرم حکیم آفتاب احمد صاحب قریشی ممبر طبّی بورڈ اور مکرم حکیم ملک حفیظ احمد صاحب رجسٹرار طبّی بورڈ پر مشتمل کالج کے معائنہ کے لئے آئی۔ اِس ٹیم کے ہر ممبر نے کالج کی ترقی اور اعلیٰ معیار کے متعلق کالج کی VISITORS BOOK میں نہایت عمدہ پیرائے میں نوٹ لکھے۔ یہ رپورٹ اخبار الفضل میں ۲۸ جون کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔

طبّی خدمات :-

طلباء طبّیہ کالج طبّی خدمات کے سلسلے میں نہایت ذوق و شوق سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ چنانچہ :-

(۱) ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس میں طلباء طبّیہ کالج کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اِس کلاس میں پانچ سَو کے قریب خدام شامل ہوئے تھے۔ مجموعی طور پر پندرہ دنوں میں ایک ہزار خدام میں دوائی تقسیم ہوئی۔

(۲) گذشتہ سال سیلاب کے دنوں میں طلباء طبّیہ کالج نے جھنگ کے مسن سیکٹر میں جا کر پندرہ روز تک سیلاب میں گھرے ہوئے افراد میں ادویات تقسیم کیں اور حفاظتی ٹیکے لگائے۔ مجموعی طور پر آٹھ ہزار افراد کو طبّی امداد پہنچائی جس کو ریڈیو پاکستان لاہور نے سراہا اور اس کی تفصیلی رپورٹ اخبار الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔

(۳) اِسی طرح اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر بھی طبّی خدمات طبّیہ کالج کے سپرد ہوئیں اور طلباء نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنی خدمات انجام دیں۔

(۴) ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء سے طلباء طبّیہ کالج کے سائیکل سواروں کے طبّی وفد تشکیل دیئے گئے اور وہ باقاعدگی سے روزانہ ربوہ کے اِرد گرد کے دیہات میں مریضوں کی دیکھ بھال اور تقسیم ادویّہ کے لئے جاتے ہیں۔

(۵) اِسی طرح فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں فائنل ائر کے طلباء روزانہ طبّی خدمات انجام دیتے ہیں۔

کالج میگزین :-

گذشتہ سال طبّیہ کالج ربوہ کے کالج میگزین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ناصرِ صحت" کا اجراء ہوا جو کہ نہایت ہی مفید طبّی معلومات پر مشتمل مجلّہ ہے۔

لائبریری :-

طلباء اور اساتذہ کے علمی ذوق کو پورا کرنے کے لئے کالج میں ایک عمدہ لائبریری قائم ہے۔

دواخانہ :-

طلباء کی عملی ٹریننگ کے لئے کالج کے ساتھ دواخانہ بھی کھولا گیا ہے۔ دواخانہ میں تھرڈ ائر اور فورتھ ائر کے طلباء کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں۔ دواخانہ سے متصل ایک لیبارٹری بھی قائم ہو چکی ہے۔ لیبارٹری میں معائنہ بول اور معائنہ خون طلباء خود کرتے ہیں۔

فیسیں :-

طلباء کی تعداد بڑھنے کے ساتھ فیسوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ گرانٹ اور فیسوں کی مجموعی رقم سالانہ پانچ چھ ہزار کے قریب محاصل خالص میں جمع ہوتی ہے۔ اُمید ہے کہ چند سالوں میں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی۔ نیز گرانٹ میں بھی اضافہ کا امکان ہے۔ اِس طرح یہ ادارہ بجٹ کے مطابق آمد پیدا کر سکے گا۔ اِنشاء اللہ۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

(حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس ماہنامہ میں آپ کو ہر ماہ مندرجہ ذیل امور ملیں گے :-

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات انگریزی زبان میں۔
- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبوں کے خلاصے انگریزی زبان میں۔
- حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقاریر، ارشادات، مختلف محفلوں میں گفتگوئیں۔ حضور کے پیغامات۔
- بیرونی ممالک میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی کارگذاری کی تفصیل۔
- اسلام اور ادیانِ باطلہ کے مقابلہ کے نتائج۔
- اسلام کی روز افزوں ترقی کی تفاصیل۔
- مبلّغینِ کرام کے خطوط۔ ان کے مضامین
- اسلام اور دیگر مذاہب سے متعلق اخباروں اور کتب کے اقتباسات۔

آپ یہ پرچہ اپنے کسی غیر از جماعت دوست کے نام ضرور لگوائیں لیکن صرف ایسے دوست کے نام جو اِن اُمور میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

فجی سے ایک خط

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی کا ایک خط درج ذیل ہے۔ اِس میں آپ نے دیگر کارگذاری کے علاوہ جلسہ مصلح موعود کی رُوداد بھی تحریر فرمائی ہے جو احباب کے لئے دلچسپی اور ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگی، انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں گے۔ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ بزرگوں کی دعاؤں سے خیریت سے ہے۔ جلسہ سالانہ کی مصروفیات بھی خیریت سے گذری ہوں گی۔ خاکسار تو مکرم امیر صاحب کے ساتھ جماعتوں کے دَورے اور پھر فجی کے دوسرے بڑے جزیرہ کے دَورہ پر رہا۔ بارہ پندرہ روز سے پھر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر NADI میں ہوں۔ حسبِ توفیق تبلیغ و تربیت اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۴ء کو یومِ مصلح موعود منایا گیا۔ پاکستان سے دُور دراز جزائر فجی میں حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کے الہام اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں اس وحی و پاک الہام کے پورا ہونے کے دن کو منایا جانا اپنے اندر بڑی شان و شوکت رکھتا ہے۔ فجی کے دو بڑے جزیروں میں سے VITI LEVU جزیرے کے اکثر احمدی غیر مبائعین میں سے ہی ہیں اِس لئے اِس یومِ مصلح موعود پر ان احباب کے ذوق و شوق اور حضرت مصلح موعودؓ کے وجود پر مصلح موعود کی پیشگوئی کے پُورا ہونے پر ہم احمدیوں کو بجا فخر ہے۔ جلسہ کی کارروائی مختصراً تحریرِ خدمت ہے۔

یومِ مصلح موعود کے جلسہ کے لئے تین چار روز قبل ہی ناندی اور لوٹوکا کی جماعتوں کے دوستوں کو اطلاع دی جاتی رہی۔ ناندی کی جماعت کے دوستوں نے تمام مہمانوں کے لئے چائے وغیرہ کا بھی انتظام کیا چنانچہ ۲۰ فروری کے روز ناندی اور لوٹوکا کی جماعت کے اکثر احباب مرد و زن اور بچے نمازِ مغرب سے قبل اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ یہ جلسہ ناندی کی مسجد الاقصیٰ احمدیہ میں ہوا۔ جلسہ کی کارروائی پورے آٹھ بجے شروع ہوئی۔ مکرم ماسٹر مبارک احمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر افتخار احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی نظموں میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے

بعد مختصراً مکرم محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ نے مصلح موعود کے دن منائے جانے کے بارے میں بیان کیا۔ ان کے بعد مکرم حاجی محمد حنیف صاحب آف لوٹوکا نے مصلح موعودؓ کے نورانی چہرہ کے تاثرات بیان فرمائے۔ مکرم حاجی صاحب کو پاکستان میں حضرت مصلح موعودؓ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا اور آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ایک کارنامے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا پر بھی کچھ بیان کیا۔ مکرم عقیب خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود والی پیشگوئی کے پورے الفاظ پڑھ کر احباب کو سُنائے۔ ان کے بعد مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف لوٹوکا نے حضرت مصلح موعودؓ کے باون سالہ دورِ خلافت کی تحریکوں میں سے تحریکِ جدید کا ذکر کرتے ہوئے شکر ادا کیا کہ جزائر فجی کا مشن خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ ماسٹر محمد حسین صاحب نے احباب کو تحریکِ جدید کے تحت سادہ زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے بعد آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہوشیارپور جا کر چلّہ کشی کرنے اور اس مبارک وحی و الہام کے اُترنے کا ذکر کیا رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوّج ویولد کی تشریح بیان کی۔ اِس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقۃ الوحی میں بیان فرمودہ وضاحت نیز پیشگوئی کے الفاظ لے کر حضرت مصلح موعودؓ کے وجود میں ان پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آخر میں مولوی محمد علی صاحب کے اپنے الفاظ میں حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق تأثرات ریویو مارچ ۱۹۰۶ء میں سے بیان کئے جبکہ حضرت مصلح موعودؓ اٹھارہ انیس سال کے تھے کہ ایسا پاک اور نورانی چہرہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ کے کام اور آپ کی تمام تحریکیں غرضیکہ حضرت مصلح موعودؓ کے باون سالہ خلافت کے زمانہ کا ذکر مختصراً پوری تفصیل سے احباب کے ذہن نشین کرایا۔ آخر میں دوستوں کے ساتھ مل کر دعا کی گئی۔ تمام دوستوں مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اب انشاء اللہ ۲۳۔ مارچ کو یومِ مسیح موعودؑ منانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ناندی۔ لوٹوکا اور ماروکے احمدی احباب کو اخلاص سے اسلام و احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب کی خدمت میں سلام۔ خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ والسلام

خاکسار عبدالرشید رازی

مذہب

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ:۔

"مذہب سے غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اس لائق بناوے کہ اس کی رُوح ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گری رہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تہی دست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُمر بھر کُوچہ و بازار میں ہو کر برباد ❖ اپنے اسلاف کی تاریخ سے ہَے تُو ناشاد
تجھ کو کیوں وحدتِ مِلّت کا تصوّر ہوگا ❖ دینِ حق کی تو "الف" "با" بھی نہیں ہے تجھے یاد
دشنہ و خنجر و تلوار ہَے دشنام تری ❖ کُھل گئی قوم پہ غدّاریٔ اسلام تری
غیر معروف شب و روز مشاغل تیرے ❖ زیرِ الزام ہَے ہر صُبح تری، شام تری
طعن و تشنیع کا شکوہ ہَے مسلمانوں سے ❖ طالبِ داد ہَے اصنام کے پردھانوں سے
ڈھیل ملتی ہَے تو ہو ہو کے ذرا اَور بھی شوخ ❖ تُو اُلجھتا ہَے شریفوں کے گریبانوں سے
تیرے افکار سے بیزار ہَے ذہنوں کی جِلا ❖ تُو نے دیکھی ہی نہیں حُسنِ محمّدؐ کی ضیاء
سوچتا کیا ہَے سوارانِ وطن کے حق میں ❖ تیری منزل ہَے خرابات تیری راہ جُدا
اہلِ ایمان سے کیا، ان کی روایات سے کیا ❖ حُسن کی ذات سے کیا عِشق کے حالات سے کیا
رندی و مستیٔ مَے ہیں ترے مطلوب و مُراد ❖ تُجھ کو اللہ کے تقویٰ سے، مناجات سے کیا
دامنِ دَور ہَے پُر اور تہی دست ہَے تُو ❖ تیری آنکھوں سے ٹپکتا ہَے تعصّب کا لہُو
تیرے ہر وار نے تیرا ہی جِگر چاک کیا ❖ زخم تا روزِ قیامت نہ کبھی ہوں گے رفو

تجھ کو معلوم ہَے دیوار کی تحریر ہَے کیا
بے اَدب دست جفا کار کی تقدیر ہَے کیا

نسیم سیفی
۱۱/۳/۷۴

ے چٹان میں ایک نظم پڑھ کر ❖

نشانِ آسمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر اِک لب پہ ہر اِک گھر میں ہماری ہی کہانی ہے
یہی تو انقلاب آور نشانِ آسمانی ہے

ہمارے سامنے بہبودِ ملّت کا قرینہ ہے
ہماری سعیٔ پیہم وقفِ شوقِ پاسبانی ہے

لئے پھرتے ہیں ہم قرآن کے پیغام کو گھر گھر
اسی کے فیض سے ہم کو میسّر خوش بیانی ہے

ہماری پشت پر رُوحِ محمدؐ کارفرما ہے
ہمارے دُشمنوں کو بس اسی کی تو گرانی ہے

صحابہؓ کے نقوشِ زندگی ہیں راہبر اپنے
خلوصِ جذبۂ دِل ہی تو وجہِ سخت جانی ہے

جو ہیں دُشنام کے قائل وہ دیں دشنام جی بھر کر
یہاں اپنے لبوں پر تو دُعاؤں کی روانی ہے

گئے لوگوں کا لہجہ ڈھونڈ کر لانے سے کیا ہوگا
وہ پہلے بھی تھا افسانہ اور اب بھی اِک کہانی ہے

جسے اللہ رکھے کون چکھے گا نسیم اس کو
انہیں معلوم تو ہوگا کہاوت یہ پُرانی ہے

شورش کاشمیری نے ایک نظم میں کہا ہے "اب ایسے انقلاب آور نشانوں کی ضرورت ہے"۔

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ پر تحریفِ قرآن کے بہتان کی تردید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل امن دشمن لوگوں نے امنِ عامہ کو درہم برہم کرنے اور حکومتِ وقت کو پریشان کرنے کے لئے یہ جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اور ان کی جماعت نے قرآن کریم میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ایک خطیب مولوی محمد شفیع صاحب جوشؔ نے ایک چورقہ بعنوان "مرزائے قادیان کی تحریفِ قرآن" شائع کیا ہے اور آپ کی بعض کتب سے تین آیاتِ قرآنیہ پیش کر کے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ (معاذ اللہ) ان میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے تحریف سے کام لیا ہے۔ مولوی صاحب مذکور کا سہوِ کتابت یا سہوِ مصنّف کے وقوع کو تحریف قرار دینا ظلمِ عظیم ہے۔

خدا تعالیٰ کی گرفت دیکھئے ان کے اسی مختصر ٹریکٹ میں تحریف دکھانے کے لئے جو تین آیاتِ قرآنی انہوں نے درج کی ہیں وہ بھی غلطیوں پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ پہلی آیت میں الم یعلموا کے لفظ کو صحیح نہیں لکھا بلکہ بغیر 'الف' کے الم یعلمو لکھ دیا ہے۔ پھر اسی آیت میں فان لہ نارا جھنم لکھ دیا ہے گویا نار کے آگے 'الف' کا اضافہ اپنی طرف سے کر دیا ہے۔ اسی طرح دوسری آیت میں بھی "جاھدوا" میں واؤ کے آگے 'الف' کم کر دیا ہے۔ تیسری آیت میں 'من رسولٍ ونبی' لکھ دیا ہے حالانکہ قرآن مجید میں 'من رسول ولا نبی' ہے۔ کیا ان اغلاط سے مولوی محمد شفیع صاحب تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں؟ اگر وہ اپنی ان اغلاط کو سہوِ کتابت پر محمول کریں تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریر میں اگر لغزشِ قلم یا سہوِ کتابت پایا جائے تو اسے وہ تحریف کیسے قرار دے سکتے ہیں؟

جب مولوی صاحب کو اپنی ان غلطیوں کا احساس ہوا تو اس کے بعد انہوں نے اپنے ٹریکٹ کے دوسرے ایڈیشن میں ان اغلاط کی درستی کی کوشش کی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتابوں میں بھی بعد میں چھپنے والے ایڈیشنوں میں آیات میں سہوِ کتابت کی اصلاح ہو چکی ہے چنانچہ ان کی پیشکردہ پہلی آیت کی تصحیح ہو چکی ہے (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی مطبوعہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ۱۹۶۸ء) اسی طرح "آئینہ کمالاتِ اسلام" اور "ازالہ اوہام" سے پیش کردہ مثالوں کی بھی تصحیح ہو چکی ہے۔ اور اگر کسی کتاب میں ابھی تک سہوِ کتابت یا سہوِ مصنّف کی وجہ سے کسی آیت قرآنی کی تحریر میں کوئی سہو باقی ہے جس کی صحیح اب تک نہیں ہو سکی تو اس کی بھی تصحیح انشاء اللہ کر دی جائے گی۔

مولوی صاحب کے دوسرے ٹریکٹ کی ایک مثال میں دراصل دو آیتوں سے مضمون متعلقہ کے دو حصّے نقل کئے گئے ہیں اور یجعل لکم نورًا تمشون بہ کو یجعل لکم فرقانًا کی تفسیر کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور درمیان میں وقف کی علامت دے دی گئی ہے۔ لہذا یہ دو الگ الگ آیتوں کے حصّے ہیں اور ان کے اندراج میں بھی نہ کوئی تحریف ہے اور نہ سہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد شفیع صاحب کی دھوکا دہی

مولوی صاحب موصوف نے اپنے ٹریکٹ کے دوسرے ایڈیشن میں تو دھوکا دہی اور غلط بیانی کی حد کر دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ ٹریکٹ محض فتنہ پردازی اور سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے لکھا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کی ہے۔

چنانچہ مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ سورہ حج کی آیت وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی کے آگے ولا محدّث کے الفاظ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے پاس سے تحریف کی غرض سے زیادہ کر دیئے ہیں یہ بات سراسر غلط اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اپنی تحریر کے خلاف ہے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس جگہ یہ ہرگز نہیں لکھا کہ یہ عبارت یعنی ولا محدث کے الفاظ قرآن مجید میں موجود ہیں بلکہ آپ نے اسے حضرت ابنِ عباسؓ کی قراءت قرار دیا ہے جسے امام بخاری نے بھی لکھا ہے چنانچہ آپ اس جگہ تحریر فرماتے ہیں :-

"کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس اُمّت کے لئے شہادت دے چکے ہیں کہ اِس اُمّت میں بھی پہلی اُمّتوں کی طرح محدّث پیدا ہوں گے اور محدّث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات ومخاطباتِ الٰہیہ ہوتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ابنِ عباسؓ کی قراءت میں آیا ہے وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدّث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ۔" (براہینِ احمدیہ صـ۶۵۵)

امام جلال الدین السیوطی کی تفسیر دُرِّ منثور میں بھی حضرت ابنِ عباسؓ کی یہ قراءت درج ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قرآنی آیت کو جہاں بھی درج فرمایا ہے بعینہٖ قرآن مجید کی آیت ٹھیک ٹھیک

قرآنی الفاظ میں ہی درج فرمائی ہے اور وہاں محدّث کا
لفظ درج نہیں فرمایا۔ مثلاً دیکھئے آئینہ کمالاتِ اسلام
صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ۱۹۷۲ء۔
گویا قرآنی حوالہ میں آپ نے قرآن مجید کی آیت لکھی ہے
اور دوسری جگہ پر جسے مغالطہ انگیزی کی غرض سے مولوی
محمد شفیع صاحب نے اپنے ٹریکٹ میں تحریف دکھانے
کے لئے پیش کیا ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے
حضرت ابنِ عباسؓ کی قراءت درج فرمائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ نہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
علیہ السلام نے اور نہ ہی امام بخاریؒ اور سیوطی نے کوئی
تحریف کی ہے بلکہ ان ہر دو نے حضرت ابنِ عباسؓ کی ایک
قراءت درج کی ہے اور قرآن مجید کی دوسری قراءتیں کئی
احادیث میں مذکور ہیں جنہیں کبھی کسی عالم نے تحریفِ قرآن
پر محمول قرار نہیں دیا۔ پس اس عبارت میں ولا محدث
کے الفاظ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے تحریفِ
قرآنی کا ارتکاب قرار دینا سراسر غلط بیانی اور دھوکا دہی
ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا مذہب تو یہ ہے کہ:-

"قرآن شریف خاتم کتب سماوی
ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی
شرائع اور حدود اور احکام اور
اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ
کم ہو سکتا ہے۔ اب کوئی ایسی وحی یا
الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو
احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی
حکم کو تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر
ایسا کوئی خیال کرے تو ہمارے نزدیک
جماعتِ مومنین سے خارج ہے اور
ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

قرآنِ عظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام
کی بعثت کا مقصد اوّلین یہ تھا کہ اسلام کا
دوبارہ احیاء کیا جائے اور شریعت کو قائم کیا
جائے۔ اور یہ دونوں اس بات کا تقاضا کرتی تھیں
کہ قرآن کریم کو صحیح رنگ میں ساری دُنیا کے کونے
کونے میں پھیلایا جائے۔ چنانچہ گذشتہ پچاسی (۸۵) سال
سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت
اِس کام میں لگی ہوئی ہے۔ متعدد تراجم کئے جا چکے
ہیں اور قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کیلئے سینکڑوں
پاکستانی اور دیگر اقوام کے احمدی مبلّغین شب و روز
مصروف ہیں۔

حال ہی میں ایک کتابچہ "قرآنِ عظیم دُنیا کے
کناروں تک" شائع کیا گیا ہے اگر آپ نے ابھی تک
یہ کتابچہ نہیں دیکھا تو ہمیں لکھیں آپ کی خدمت میں
ارسال کر دیا جائے گا۔

(ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ)

انگریزی دان اصحاب کیلئے

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ

(۲) نماز کی کتاب۔

(۳) عیسائیوں کی خدمت میں اسلام کی پیشکش۔

(۴) نبراس المؤمنین

ایک سو احادیث

یہ تمام کتب

آر۔ پی۔ کو۔ لمیٹڈ ربوہ

سے طلب فرمائیں

مفید اور مؤثر دوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ
قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اسکی
اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ
اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور
قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت
اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۱۰/- (مینجر الفرقان ربوہ)

شہزہ بن

شہزہ بن

شہزہ بن

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ـــــ ٹنڈو محمد خاں ـــــ گوجرانوالہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah